السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ حدیث حضرت ابوامامہ سے مسند احمد(5 266،265) کے علاوہ تفسیر ابن ابی حاتم ، طبرانی میں بھی مروی ہے ، اس کی سند میں علی بن یزید الالہانی ہیں اوروہ ضعیف ہیں(مجمع الزوائد5 159)اورحضرت ابوذرکی حدیث مسند احمد5 178 کے علاوہ تفسیر عبدبن حمید ، اورالاصول الحکیم الترمذی ، صحیح ابن حبان ، حاکم ،تاریخ ابن عساکر میں بھی مروی ہے ۔ یہ روایت بھی سنداً ضعیف ہے ، مسند کی سند میں ابو عمرالد مشقی واقع ہیں اوروہ '' متروک ضعیف ،، ہیں ۔ اورابن حبان کی سند میں ابراہیم بن ہشام بن یحیی بن یحیی واقع ہیں ، اوران کو اگرچہ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن ابو حاتم ۔ ابوزرعہ نے ان کو 'کذاب ،، اورذہبی نے '' متروک ،، کہا ہے ، اورعلی بن الحسین بن الجنید نے کہا ہے '' ینبغی ان لایحدث عنہ ،، (میزان الاعتدال (2442)1 72) ، لسان المیزان (1 122،8 258) معلوم ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزاروالی روایت بجمیع طرقہ ضعیف ہے لیکن ایسی ضعیف ہے کہ اس کو موضوع کہا جائے ۔ عینی اورحافظ اورشوکانی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے ۔ (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث '' اذا تحیر تم واستعینوا باالصبر والصلوۃ ،، .اورحدیث '' اذا تحیر تم فی الامور ، فاستعینوا من اصحاب القبور ،، موضوع ہے ۔ کذاذکرہ السیوطی فی تیسیر المقال فی نقد الرجال ، پس جو کوئی اس پر اعتبار کرے گا گمراہ ہوگا ، وقال الرسول ﷺ : ''من عمل عملالیس علیہ امرنا فھورد ،، (البخاری) ، صبر صلوۃ سے اس طرح اعانت طلب کرے کہ کہا پکڑے اوراستقامت اختیار کرنے اورنماز پر مداومت کرے ۔ اورصبر دو طرح کا ہوتا ہے

ایک : صبر عن الشئی ۔

دوسرا : صبر علی الشر۔

فقروفاقہ اورعدم حصول مطالب پر صبر کرنے کو صبر عن الشئی کہتے ہیں ، اورصلوۃ اورصوم وکف عن المعاصی اوربلایا پر صبر کو صبر علی الشر کہتے ہیں ۔ پس ان دو قسموں پر سہارا پکڑنے اوراستقامت کرنے سے اعانت حاصل ہوتی ہے ۔ عبدالسلام

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 116

محدث فتویٰ